ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم

ترتیب وتدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۃ الانعام

آیات ۱۳۶ تا ۱۴۰

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا
لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ
سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ
لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَقَالُوْا
هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا
وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَقَالُوْا مَا
فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ
شُرَكَآءُ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۳۹﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا
بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ ع

ذ ر ء

ذَرَاَ یَذْرَاُ (ف) ذَرْاً : اللہ تعالیٰ کا اپنے ارادے کو ظاہر کرنا۔ (۱) پیدا کرنا۔ (آیت زیر مطالعہ ۱۳۶) (۲) بکھیرنا' پھیلانا۔ ﴿وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ﴾ (النحل:۱۳) ''اور وہ جو اُس نے بکھیرا تمہارے لیے زمین میں مختلف ہوتے ہوئے ان کے رنگ۔''

ترکیب

(آیت ۱۳۶) ''جَعَلُوْا'' کا مفعول ''نَصِيْبًا'' ہے۔ (آیت ۱۳۷) ''زُیِّنَ'' کا مفعول ''قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ''

ہے اور اس کا فاعل ''شُرَکَآءُ ھُمْ'' ہے۔ (آیت ۱۳۸) ''ھٰذِہٖ'' مبتدأ ہے۔ ''اَنْعَامٌ'' اور ''حَرْثٌ'' اس کی خبریں ہیں' جبکہ ''حِجْرٌ'' ان دونوں کی صفت ہے۔ اس کے آگے ''اَنْعَامٌ'' دو مرتبہ آیا ہے اور دونوں جگہ یہ نکرہ مخصوصہ ہے۔ ''اِفْتِرَاءً'' حال ہے اور ''عَلَیْہِ'' کی ضمیر اللہ کے لیے ہے۔ (آیت ۱۳۹) ''مَا'' موصولہ مبتدأ ہے۔ ''فِیْ بُطُوْنِ ھٰذِہِ الْاَنْعَامِ'' قائم مقام خبر ہے۔ اس کی خبر ''مَوْجُوْدٌ'' محذوف ہے' جبکہ ''خَالِصَۃٌ'' اور ''مُحَرَّمٌ'' صفت ہیں۔ ان آیات میں مشرکین کی مستقل عادت کا بیان ہے' اس لیے اردو محاورہ کی ضرورت کے تحت افعالِ ماضی کا ترجمہ حال میں ہوگا۔

ترجمہ:

وَجَعَلُوْا: اور وہ لوگ بناتے ہیں	لِلّٰہِ: اللہ کے لیے
مِمَّا: اس میں سے جو	ذَرَاَ: اُس نے پیدا کیا
مِنَ الْحَرْثِ: کھیتی میں سے	وَالْاَنْعَامِ: اور مویشیوں میں سے
نَصِیْبًا: ایک حصہ	فَقَالُوْا: پھر کہتے ہیں
ھٰذَا: یہ	لِلّٰہِ: اللہ کے لیے ہے
بِزَعْمِھِمْ: ان کے گمان میں	وَھٰذَا: اور یہ
لِشُرَکَآئِنَا: ہمارے شریکوں کے لیے ہے	فَمَا: پس جو
کَانَ: ہوتا ہے	لِشُرَکَآئِھِمْ: ان کے شریکوں کے لیے
فَلَا یَصِلُ: تو وہ نہیں پہنچتا	اِلَی اللّٰہِ: اللہ تک
وَمَا: اور جو	کَانَ: ہوتا ہے
لِلّٰہِ: اللہ کے لیے	فَھُوَ یَصِلُ: تو وہ پہنچتا ہے
اِلٰی شُرَکَآئِھِمْ: ان کے شریکوں تک	سَآءَ: کتنا برا ہے
مَا: وہ جو	یَحْکُمُوْنَ: یہ لوگ فیصلہ کرتے ہیں
وَکَذٰلِکَ: اور اس طرح	زَیَّنَ: سجایا
لِکَثِیْرٍ: بہتوں کے لیے	مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ: شرک کرنے والوں میں سے
قَتْلَ اَوْلَادِھِمْ: اپنی اولاد کے قتل کرنے کو	شُرَکَآؤُھُمْ: ان کے شریکوں نے
لِیُرْدُوْھُمْ: تاکہ وہ تباہ و برباد کریں ان کو	وَلِیَلْبِسُوْا: اور تاکہ وہ گڈمڈ کریں
عَلَیْھِمْ: ان پر	دِیْنَھُمْ: ان کے دین کو
وَلَوْ: اور اگر	شَآءَ: چاہتا
اللّٰہُ: اللہ	مَا فَعَلُوْہُ: تو وہ نہ کرتے اس کو
فَذَرْھُمْ: پس آپ چھوڑ دیں ان کو	وَمَا: اور اس کو جو

يَفْتَرُوْنَ: وہ گھڑتے ہیں

هٰذِهٖٓ: یہ

لَّا يَطْعَمُهَآ: نہیں کھاتا اس کو

مَنْ: وہ جسے

بِزَعْمِهِمْ: ان کے گمان میں

حُرِّمَتْ: حرام کیا گیا

وَاَنْعَامٌ: اور مویشی

اسْمَ اللّٰهِ: اللہ کا نام

افْتِرَآءً: گھڑتے ہوئے

سَيَجْزِيْهِمْ: وہ بدلہ دے گا ان کو

كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ: وہ لوگ گھڑتے ہیں

مَا: وہ جو

خَالِصَةٌ: خاص ہے

وَمُحَرَّمٌ: اور حرام کیا ہوا ہے

وَاِنْ: اور اگر

مَّيْتَةً: مردہ

فِيْهِ: اس میں

سَيَجْزِيْهِمْ: وہ بدلہ دے گا ان کو

اِنَّهٗ: یقیناً وہ

عَلِيْمٌ: جاننے والا ہے

الَّذِيْنَ: وہ لوگ جنہوں نے

اَوْلَادَهُمْ: اپنی اولاد کو

بِغَيْرِ عِلْمٍ: کسی علم کے بغیر

مَا: اُس کو جو

اللّٰهُ: اللہ نے

عَلَى اللّٰهِ: اللہ پر

وَمَا كَانُوْا: اور وہ نہیں ہیں

وَقَالُوْا: اور وہ کہتے ہیں

اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ: ممنوع مویشی اور کھیتی ہیں

اِلَّا: مگر

نَّشَآءُ: ہم چاہیں

وَاَنْعَامٌ: اور مویشی

ظُهُوْرُهَا: جن پر سوار ہونا

لَّا يَذْكُرُوْنَ: وہ لوگ یاد نہیں کرتے

عَلَيْهَا: جن پر

عَلَيْهِ: اس پر (یعنی اللہ پر)

بِمَا: بسبب اس کے جو

وَقَالُوْا: اور وہ کہتے ہیں

فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ: ان مویشیوں کے پیٹوں میں ہے

لِّذُكُوْرِنَا: ہمارے مَردوں کے لیے

عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا: ہماری بیویوں پر

يَّكُنْ: وہ ہو

فَهُمْ: تو وہ (سب)

شُرَكَآءُ: شریک ہیں

وَصْفَهُمْ: ان کی صفت بیان کرنے کا

حَكِيْمٌ: حکمت والا ہے

قَدْ خَسِرَ: خسارے میں پڑ چکے ہیں

قَتَلُوْٓا: قتل کیا

سَفَهًا: احمق ہوتے ہوئے

وَّحَرَّمُوْا: اور حرام کیا

رَزَقَهُمُ: رزق دیا ان کو

افْتِرَآءً: گھڑتے ہوئے

قَدْ ضَلُّوْا: وہ بھٹک چکے ہیں

مُهْتَدِيْنَ: ہدایت پانے والے

نوٹ: مشرکین رواج کے مطابق اللہ کے نام پر کچھ نکال تو دیتے، لیکن اگر اتفاق سے کسی بُت کے نام کی بکری مر گئی یا چوری ہوگئی یا اس کے نام کا غلہ چوہے کھا گئے، تو اس کی تلافی لازماً خدا کے حصے میں سے کر دی جاتی اور اگر اسی قسم کی کوئی آفت خدا کے نام پر نکالے ہوئے حصے پر آجاتی تو یہ ممکن نہیں تھا کہ اس کی تلافی معبودوں کے حصے کے مال سے کرنے کی جرأت کریں۔ (تدبرقرآن)

ان توہمات کی اصل جڑ کیا ہے، اس کو سمجھنے کے لیے یہ جان لینا بھی ضروری ہے کہ جو حصہ خدا کے نام پر نکالا جاتا ہے وہ فقیروں، مسکینوں وغیرہ پر خرچ کیا جاتا ہے اور جو حصہ شریکوں کے لیے نکالا جاتا ہے وہ یا تو براہِ راست مذہبی طبقوں کے پیٹ میں جاتا ہے یا نذرونیاز اور چڑھاوے کی صورت میں بالواسطہ مجاوروں تک پہنچ جاتا ہے۔ اس لیے مذہبی پیشواؤں نے مسلسل تلقین سے جاہلوں کے دل میں یہ بات بٹھا دی ہے کہ خدا کے حصے میں کمی ہو جائے تو کوئی مضائقہ نہیں، لیکن ''خدا کے پیاروں'' کے حصے میں کمی نہ ہونی چاہیے۔ (تفہیم القرآن)

آیات ۱۴۱ تا ۱۴۴

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ
وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ڮ وَلَا تُسْرِفُوْا ۭ
اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝۱۴۱ۙ وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ۭ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ
الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝۱۴۲ۙ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۭ قُلْ
ءٰۗالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ۝۱۴۳ۙ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۭ قُلْ ءٰۗالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا
اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاۗءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ
افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۴۴ۧ

ز ر ع

زَرَعَ يَزْرَعُ (ف) زَرْعًا : کھیتی کو اُگانا۔ ﴿اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ۝۶۳ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ۝۶۴﴾ (الواقعۃ) ''تو کیا تم لوگوں نے غور کیا اس پر جو تم لوگ بوتے ہو۔ کیا تم لوگ اُگاتے ہو اس کو یا ہم اُگانے والے ہیں؟''

زَارِعٌ (فاعل کے وزن پر اسم الفاعل) : اُگانے والا۔

زَرَّاعٌ ج زُرَّاعٌ (فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ) : بار بار اُگانے والا یعنی کسان۔ ﴿يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ﴾ (الفتح: ۲۹) ''بھلی لگتی ہے کسانوں کو۔''

زَرْعٌ ج زُرُوْعٌ (اسم ذات) : اصلاً اُگی ہوئی چیز کو کہتے ہیں، پھر عرفِ عام میں کھیتی کہہ دیتے ہیں۔ ﴿وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ۝۱۴۸﴾ (الشعراء) ''اور کھیتیوں میں اور کھجوروں میں جن کی کونپل ملائم ہے۔''

ح ص د

حَصَدَ یَحْصُدُ (ن) وَیَحْصِدُ (ض) حَصَادًا : (۱) کھیتی کاٹنا۔ (۲) کسی چیز کو تہس نہس کرنا۔ ﴿فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِیْ سُنْۢبُلِهٖٓ﴾ (یوسف:۴۷) ''پھر جو تم لوگ کاٹو تو اس کو چھوڑ دو اس کی بال میں۔''

حَصِیْدٌ (فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت' اسم المفعول کے معنی میں) : (۱) کاٹا ہوا (۲) تہس نہس کیا ہوا۔ ﴿فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِیْدِ ۝۹﴾ (ق) ''پھر ہم نے اُگائے اس سے باغات اور کاٹا جانے والا اناج۔'' ﴿ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰی نَقُصُّهٗ عَلَیْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِیْدٌ ۝۱۰۰﴾ (ھود) ''یہ بستیوں کی خبروں میں سے ہے' ہم بیان کرتے ہیں ان کو آپ پر ان میں سے کچھ قائم ہیں اور کچھ تہس نہس کی ہوئی ہیں۔''

ض ء ن

ضَاَنَ یَضْاَنُ (ف) ضَاْنًا : دنبوں کو بکریوں سے الگ کرنا۔

ضَاْنٌ (اسم جنس) : دنبہ' بھیڑ۔ زیر مطالعہ آیت ۱۴۳۔

م ع ز

مَعَزَ یَمْعَزُ (ف) مَعْزًا : بکریوں کو بھیڑوں سے الگ کرنا۔

مَعْزٌ (اسم جنس) : بکری۔ زیر مطالعہ آیت ۱۴۳۔

ش م ل

شَمَلَ یَشْمُلُ (ن) شَمْلاً : بائیں جانب لینا۔

شَمِلَ یَشْمَلُ (س) شَمَلاً : کسی چیز کو کسی چیز میں لپیٹنا۔

شِمَالٌ ج شَمَائِلُ : بایاں جانب۔ ﴿وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ﴾ (الکھف:۱۸) ''اور ہم پلٹتے ہیں ان کو دائیں جانب والی (کروٹ) اور بائیں جانب والی۔'' ﴿وَعَنْ اَیْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ﴾ (الاعراف:۱۷) ''اور ان کے دائیں جانب سے اور ان کے بائیں جانب سے۔''

اِشْتَمَلَ (افتعال) اِشْتِمَالاً : کسی چیز پر پورا لپٹنا۔ زیر مطالعہ آیت ۱۴۳۔

أ ب ل

أَبِلَ یَأْبَلُ (س) اَبَلًا : اونٹوں کا اچھی طرح انتظام کرنا۔

اِبِلٌ (اسم جنس) : اونٹ۔ زیر مطالعہ آیت ۱۴۴۔

اَبَابِیْلُ : اونٹوں کا قطار در قطار چلنا۔ اس کا استعمال عام ہے۔ کسی کا بھی قطار در قطار چلنا یا جھنڈ در جھنڈ اُڑنا۔ ﴿وَاَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ ۝۳﴾ (الفیل) ''اور اُس نے بھیجا ان پر جُھنڈ در جُھنڈ پرندوں کو۔''

ترکیب

(آیت ۱۴۱) ''اَنْشَاَ'' کا مفعول ہونے کی وجہ سے ''جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ'' حالت نصب میں ہے' جبکہ ''غَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ'' میں ''غیر'' کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے ''مَعْرُوْشٰتٍ'' حالت جر میں ہے اور یہ مرکب اضافی بھی ''اَنْشَاَ'' کا مفعول ہے' اس لیے ''غَیْرَ'' پر نصب آئی ہے۔ اس کے آگے ''اَلنَّخْلَ' اَلزَّرْعَ'

اَلزَّیْتُوْنَ'' اور ''اَلرُّمَّانَ'' یہ سب بھی ''اَنْشَاَ'' کے مفعول ہیں۔ ''حَقَّهٗ'' کی ضمیر ''هُوَ الَّذِیْ'' یعنی اللہ کے لیے ہے۔ (آیت ۱۴۲) ''مِنَ الْاَنْعَامِ'' سے پہلے ''اَنْشَاَ'' محذوف ہے۔ (آیت ۱۴۳) اسی طرح ''ثَمٰنِیَةَ اَزْوَاجٍ'' میں ''ثَمٰنِیَةَ'' کی نصب بتا رہی ہے کہ اس سے پہلے بھی ''اَنْشَاَ'' محذوف ہے۔ ''ءٰٓالذَّكَرَیْنِ حَرَّمَ'' کا مفعول مقدم ہے جبکہ ''اَلْاُنْثَیَیْنِ'' اور ''اَمَّا'' (جو دراصل ''اَمْ مَا'' ہے) بھی ''حَرَّمَ'' کے مفعول ہیں۔ (آیت ۱۴۴) ''كُنْتُمْ'' کا اسم اس میں شامل ''اَنْتُمْ'' کی ضمیر ہے اور ''شُهَدَاءَ'' اس کی خبر ہے۔

ترجمہ:

وَهُوَ : اور وہ	الَّذِیْٓ : وہ ہے جس نے
اَنْشَاَ : پیدا کیا	جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ : چھپر پر ڈالے ہوئے باغات کو
وَّغَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ : اور چھپر پر نہ ڈالے ہوؤں کو	وَّالنَّخْلَ : اور کھجور کو
وَالزَّرْعَ : اور کھیتی کو	مُخْتَلِفًا : مختلف ہوتے ہوئے
اُكُلُهٗ : اس کا پھل	وَالزَّیْتُوْنَ : اور زیتون کو
وَالرُّمَّانَ : اور انار کو	مُتَشَابِهًا : باہم متشابہ ہوتے ہوئے
وَّغَیْرَ مُتَشَابِهٍ : اور باہم مشابہ نہ ہونے والے	كُلُوْا : تم لوگ کھاؤ
مِنْ ثَمَرِهٖٓ : اس کے پھل میں سے	اِذَآ اَثْمَرَ : جب بھی وہ پھل دے
وَاٰتُوْا : اور تم لوگ دو	حَقَّهٗ : اس کا حق
یَوْمَ حَصَادِهٖ : اس کی فصل کاٹنے کے دن	وَلَا تُسْرِفُوْا : اور ضرورت سے زیادہ مت خرچ کرو
اِنَّهٗ : بے شک وہ	لَا یُحِبُّ : پسند نہیں کرتا
الْمُسْرِفِیْنَ : ضرورت سے زیادہ خرچ کرنے والوں کو	وَمِنَ الْاَنْعَامِ : اور (اُس نے پیدا کیے) مویشیوں میں سے
حَمُوْلَةً : کوئی بکثرت بوجھ اٹھانے والے	وَّفَرْشًا : اور کوئی بچھا ہوا
كُلُوْا : تم لوگ کھاؤ	مِمَّا : اس میں سے جو
رَزَقَكُمُ : رزق دیا تم کو	اللّٰهُ : اللہ نے
وَلَا تَتَّبِعُوْا : اور تم لوگ پیروی مت کرو	خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ : شیطان کے نقوش قدم کی
اِنَّهٗ : بے شک وہ	لَكُمْ : تمہارے لیے
عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ : ایک کھلا دشمن ہے	ثَمٰنِیَةَ اَزْوَاجٍ : (اس نے پیدا کیے) آٹھ جوڑے
مِنَ الضَّاْنِ : بھیڑ میں سے	اثْنَیْنِ : دو

وَمِنَ الْمَعْزِ : اور بکری میں سے	اثْنَیْنِ : دو
قُلْ : آپؐ کہیے (یعنی پوچھیے)	ءٰٓالذَّکَرَیْنِ : کیا دو مذکر کو
حَرَّمَ : اُس نے حرام کیا	اَمِ : یا
الْاُنْثَیَیْنِ : دو مؤنث کو	اَمَّا : یا اس کو
اشْتَمَلَتْ : لپٹیں	عَلَیْہِ : جس پر
اَرْحَامُ الْاُنْثَیَیْنِ : دو مؤنث کی بچہ دانیاں	نَبِّئُوْنِیْ : تم لوگ بتاؤ مجھ کو
بِعِلْمٍ : کسی علم (یعنی سند) سے	اِنْ : اگر
کُنْتُمْ : تم لوگ	صٰدِقِیْنَ : سچ کہنے والے ہو
وَمِنَ الْاِبِلِ : اور اونٹ میں سے	اثْنَیْنِ : دو
وَمِنَ الْبَقَرِ : اور گائے میں سے	اثْنَیْنِ : دو
قُلْ : آپؐ پوچھیے	ءٰٓالذَّکَرَیْنِ : کیا دو مذکر کو
حَرَّمَ : اُس نے حرام کیا	اَمِ : یا
الْاُنْثَیَیْنِ : دو مؤنث کو	اَمَّا : یا اس کو
اشْتَمَلَتْ : لپٹیں	عَلَیْہِ : جس پر
اَرْحَامُ الْاُنْثَیَیْنِ : دو مؤنث کی بچہ دانیاں	اَمْ : یا
کُنْتُمْ : تم لوگ	شُھَدَآءَ : موجود تھے
اِذْ : جب	وَصّٰکُمُ : تاکید کی تم کو
اللّٰہُ : اللہ نے	بِھٰذَا : اس کی
فَمَنْ : پس کون	اَظْلَمُ : زیادہ ظالم ہے
مِمَّنِ : اس سے جس نے	افْتَرٰی : گھڑا
عَلَی اللّٰہِ : اللہ پر	کَذِبًا : ایک جھوٹ
لِّیُضِلَّ : تاکہ وہ گمراہ کرے	النَّاسَ : لوگوں کو
بِغَیْرِ عِلْمٍ : کسی علم کے بغیر	اِنَّ : بے شک
اللّٰہَ : اللہ	لَا یَھْدِی : ہدایت نہیں دیتا
الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ : ظلم کرنے والے گروہ کو	

نوٹ : اسراف کا مطلب ہے کسی بھی کام میں حد سے تجاوز کرنا۔ لیکن یہ دین اسلام کی ایک اصطلاح بھی ہے‘ جس کا مطلب ہے کسی جائز ضرورت پر ضرورت سے زائد خرچ کرنا۔ مثلاً کپڑا پہننا جائز ضرورت ہے۔ کسی کے پاس اگر دو‘ چار جوڑے کپڑے ہوں تو یہ ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔ لیکن کسی کی الماری میں اگر اتنے جوڑے لٹکے ہوں کہ صبح کو یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو جائے کہ آج کون سا جوڑا پہنا جائے تو یہ اسراف ہے۔

اسراف سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے۔ اس میں ایک حکمت یہ سمجھ میں آتی ہے کہ جو شخص اپنی ضروریات پر ضرورت سے زیادہ خرچ کرتا ہے' اس سے رشتہ داروں اور غریبوں کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی ہوتی ہے۔ اسی طرح سے کوئی شخص اپنا سب کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کر کے خود خالی ہو کر بیٹھ جائے تو وہ اپنے اہل وعیال کے اور خود اپنے نفس کے حقوق ادا نہیں کر سکتا۔ اس لیے اسراف کسی بھی شکل میں ہو' وہ اللہ کو پسند نہیں ہے۔

آیات ۱۴۵ تا ۱۵۰

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا
اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ
رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝۱۴۵ وَعَلَی الَّذِیْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِیْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ
حَرَّمْنَا عَلَیْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَایَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ؕ ذٰلِكَ
جَزَیْنٰهُمْ بِبَغْیِهِمْ ۖ٘ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝۱۴۶ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا یُرَدُّ
بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ ۝۱۴۷ سَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا
حَرَّمْنَا مِنْ شَیْءٍ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰی ذَاقُوْا بَاْسَنَا ؕ قُلْ هَلْ
عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؕ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ۝۱۴۸ قُلْ فَلِلّٰهِ
الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝۱۴۹ قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِیْنَ یَشْهَدُوْنَ اَنَّ
اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا
وَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ ۝۱۵۰

ظ ف ر

ظَفَرَ یَظْفِرُ (ض) ظَفْرًا : چہرے پر ناخن مارنا۔

ظُفُرٌ (اسم ذات) : ناخن۔ زیر مطالعہ آیت ۱۴۶۔

ظَفِرَ یَظْفَرُ (س) ظَفَرًا : مقصد میں کامیاب ہونا۔

اَظْفَرَ (افعال) اِظْفَارًا : کامیاب کرنا' غالب کرنا۔ ﴿مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَیْهِمْ ؕ﴾ (الفتح:۲۴) ''اس کے بعد کہ اُس نے غالب کیا تم کو ان پر۔''

ش ح م

شَحَمَ یَشْحَمُ (ف) شَحْمًا : چربی کھلانا۔

شَحْمٌ (اسم جنس بھی ہے) : واحد شَحْمَةٌ جمع شُحُوْمٌ : چربی۔ زیر مطالعہ آیت ۱۴۶۔

ح و ی

حَوٰی یَحْوِیْ (ض) حَوَایَةً : جمع کرنا' قبضہ کرنا۔

حَوِیٌّ مؤنث حَوِیَّةٌ (جمع حَوَایَا) : چھوٹا حوض' انتڑی۔ زیر مطالعہ آیت ۱۴۶۔

حَوًی : سبزی مائل سیاہ ہونا۔

اَحْوٰی (افعل الوان وعیوب ہے): سبزی مائل سیاہ۔ ﴿فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰی﴾ (الاعلیٰ) ''پھر اس نے کردیا اس کو سیاہ کوڑا۔''

ہ ل م

ثلاثی مجرد سے فعل نہیں آتا۔

هَلُمَّ (اسم فعل): (۱) حاضر کرو، لے آؤ۔ زیر مطالعہ آیت ۱۵۰۔ (۲) چلے آؤ۔ ﴿وَالْقَآئِلِیْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَیْنَا ۚ﴾ (الاحزاب:۱۸) ''اور کہنے والے اپنے بھائیوں سے چلے آؤ ہماری طرف۔''

ترکیب

(آیت ۱۴۵) ''مَیْتَةً، دَمًا مَّسْفُوْحًا، لَحْمَ خِنْزِیْرٍ'' اور ''فِسْقًا'' یہ سب ''یَکُوْنُ'' کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہیں۔ ''فِسْقًا'' نکرہ مخصوصہ بھی ہے اور ''اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ'' اس کی خصوصیت ہے۔ ''غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ'' حال ہیں' اس لیے ''غَیْرَ'' پر نصب آئی ہے۔ (آیت ۱۴۶) ''حَمَلَتْ'' کا مفعول ''مَا'' ہے' جبکہ ''ظُهُوْرُهُمَا'' اور ''اَلْحَوَایَا'' اس کے فاعل ہیں۔ (آیت ۱۴۸) ''تُخْرِجُوْا'' فعل امر نہیں ہے۔ اگر فعل امر ہوتا تو ''اَخْرِجُوْا'' آتا۔ یہ مضارع ''تُخْرِجُوْنَ'' تھا جو فاسببیہ کی وجہ سے حالت نصب میں آیا ہے۔ ''اَلْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ'' مبتدأ مؤخر ہے اور ''لِلّٰهِ'' قائم مقام خبر مقدم ہے۔ ''یَعْدِلُوْنَ'' کا مفعول ''غَیْرَ اللّٰهِ'' محذوف ہے۔

ترجمہ:

قُلْ : آپؐ کہہ دیجیے	لَآ اَجِدُ : میں نہیں پاتا
فِیْ مَآ : اس میں جو	اُوْحِیَ : وحی کیا گیا
اِلَیَّ : میری طرف	مُحَرَّمًا : حرام کیا ہوا
عَلٰی طَاعِمٍ : کسی کھانے والے پر	یَّطْعَمُهٗٓ : وہ کھاتا ہے جس کو
اِلَّآ اَنْ : سوائے اس کے کہ	یَّکُوْنَ : وہ ہو
مَیْتَةً : کوئی مردہ	اَوْ : یا
دَمًا مَّسْفُوْحًا : بہایا ہوا خون	اَوْ : یا
لَحْمَ خِنْزِیْرٍ : سور کا گوشت	فَاِنَّهٗ : پس بے شک یہ
رِجْسٌ : نجاست ہے	اَوْ : یا
فِسْقًا : ایسی نافرمانی	اُهِلَّ : (کہ) پکارا گیا
لِغَیْرِ اللّٰهِ : غیر اللہ کے لیے	بِهٖ : جس پر
فَمَنِ : پھر جو	اضْطُرَّ : مجبور کیا گیا

غَیۡرَ بَاغٍ : بغیر باغی ہوتے ہوئے

وَّلَا عَادٍ : اور نہ حد سے تجاوز کرنے والا ہوتے ہوئے

فَاِنَّ : تو بے شک

رَبَّكَ : آپؐ کا رب

غَفُوۡرٌ : بے انتہا بخشنے والا

رَّحِیۡمٌ : ہمیشہ رحم کرنے والا ہے

وَعَلَی الَّذِیۡنَ : اور ان لوگوں پر جو

هَادُوۡا : یہودی ہوئے

حَرَّمۡنَا : ہم نے حرام کیا

کُلَّ ذِیۡ ظُفُرٍ : سب ناخن والے (جانوروں کو)

وَمِنَ الۡبَقَرِ وَالۡغَنَمِ : اور گائے اور بکری میں سے

حَرَّمۡنَا : ہم نے حرام کیا

عَلَیۡهِمۡ : ان پر

شُحُوۡمَهُمَاۤ : دونوں کی چربی کو

اِلَّا مَا : سوائے اس کے جس کو

حَمَلَتۡ : اٹھایا

ظُهُوۡرُهُمَاۤ : دونوں کی پیٹھوں نے

اَوِ : یا

الۡحَوَایَاۤ : انتڑیوں نے

اَوۡ : یا

مَا : وہ جو

اخۡتَلَطَ : رل مل گئی

بِعَظۡمٍ : کسی ہڈی سے

ذٰلِكَ : یہ

جَزَیۡنٰهُمۡ : ہم نے بدلہ دیا

بِبَغۡیِهِمۡ : ان کی سرکشی کا

وَاِنَّا : اور بے شک ہم

لَصٰدِقُوۡنَ : یقیناً سچ کہنے والے ہیں

فَاِنۡ : پھر اگر

کَذَّبُوۡكَ : وہ جھٹلائیں آپؐ کو

فَقُلۡ : تو آپؐ کہہ دیں

رَّبُّکُمۡ : تم لوگوں کا رب

ذُوۡ رَحۡمَةٍ وَّاسِعَةٍ : وسیع رحمت والا ہے

وَ : اور (یعنی مگر)

لَا یُرَدُّ : نہیں لوٹائی جائے گی

بَاۡسُهٗ : اس کی سختی

عَنِ الۡقَوۡمِ الۡمُجۡرِمِیۡنَ : جرم کرنے والے گروہ سے

سَیَقُوۡلُ الَّذِیۡنَ : وہ لوگ کہیں گے جنہوں نے

اَشۡرَکُوۡا : شریک بنائے

لَوۡ : اگر

شَآءَ : چاہتا

اللّٰهُ : اللہ

مَاۤ اَشۡرَکۡنَا : تو ہم نہ شریک بناتے

وَلَاۤ اٰبَآؤُنَا : اور نہ ہی ہمارے آباء واجداد

وَلَا حَرَّمۡنَا : اور ہم حرام نہ کرتے

مِنۡ شَیۡءٍ : کسی بھی چیز کو

کَذٰلِكَ : اس طرح

کَذَّبَ : جھٹلایا

الَّذِیۡنَ : انہوں نے جو	مِنۡ قَبۡلِھِمۡ : ان سے پہلے تھے
حَتّٰی : یہاں تک کہ	ذَاقُوۡا : انہوں نے چکھا
بَاۡسَنَا : ہماری سختی کو	قُلۡ : آپؐ پوچھیے
ھَلۡ : کیا	عِنۡدَکُمۡ : تم لوگوں کے پاس
مِّنۡ عِلۡمٍ : کوئی بھی علم (سند) ہے	فَتُخۡرِجُوۡہُ : کہ تم لوگ نکال سکو اس کو
لَنَا : ہمارے لیے	اِنۡ تَتَّبِعُوۡنَ : تم لوگ پیروی نہیں کرتے
اِلَّا : مگر	الظَّنَّ : گمان کی
وَاِنۡ اَنۡتُمۡ : اور تم لوگ نہیں ہو	اِلَّا : سوائے اس کے کہ
تَخۡرُصُوۡنَ : اٹکل لگاتے ہو	قُلۡ : آپؐ کہیے
فَلِلّٰہِ : پس اللہ ہی کے لیے ہے	الۡحُجَّۃُ الۡبَالِغَۃُ : پہنچنے والی حجت
فَلَوۡ : پھر اگر	شَآءَ : وہ چاہتا
لَھَدٰىکُمۡ : تو ضرور ہدایت دیتا تم لوگوں کو	اَجۡمَعِیۡنَ : سب کے سب کو
قُلۡ : آپؐ کہیے	ھَلُمَّ : لے آؤ
شُھَدَآءَکُمُ : اپنے گواہوں کو	الَّذِیۡنَ : جو لوگ
یَشۡھَدُوۡنَ : گواہی دیتے ہیں	اَنَّ : کہ
اللّٰہَ : اللہ نے	حَرَّمَ : حرام کیا
ھٰذَا : اس کو	فَاِنۡ : پھر اگر
شَھِدُوۡا : وہ گواہی دیں	فَلَا تَشۡھَدۡ : تو آپؐ گواہی مت دیں
مَعَھُمۡ : ان کے ساتھ	وَلَا تَتَّبِعۡ : اور آپؐ پیروی مت کریں
اَھۡوَآءَ الَّذِیۡنَ : ان کی خواہشات کی جنہوں نے	کَذَّبُوۡا : جھٹلایا
بِاٰیٰتِنَا : ہماری نشانیوں کو	وَالَّذِیۡنَ : اور ان لوگوں کی جو
لَا یُؤۡمِنُوۡنَ : ایمان نہیں لاتے	بِالۡاٰخِرَۃِ : آخرت پر
وَھُمۡ : اور وہ لوگ	بِرَبِّھِمۡ : اپنے رب کے
یَعۡدِلُوۡنَ : برابر کرتے ہیں (غیر اللہ کو)	

نوٹ: آیت ۱۴۸ میں اسی پرانے عذر کی نشاندہی کی گئی ہے جو ہمیشہ سے مجرم اور غلط کار لوگ پیش کرتے رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے حق میں اللہ کی مشیت یہی ہے کہ ہم شرک کریں اور جن چیزوں کو ہم نے حرام ٹھہرا رکھا ہے انہیں حرام ٹھہرائیں۔ ورنہ اگر اللہ نہ چاہتا کہ ہم ایسا کریں تو کیوں کر ممکن تھا کہ یہ افعال ہم سے صادر ہوتے؟ چونکہ ہم اللہ کی مشیت کے مطابق یہ سب کچھ کر رہے ہیں اس لیے ہم ایسا ہی کرنے پر مجبور ہیں۔

اس عذر کے جواب میں پہلی بات یہ فرمائی کہ اپنی گمراہی کے لیے مشیتِ الٰہی کو معذرت کے طور پر پیش کرنا

اور اسے بہانہ بنا کر صحیح رہنمائی قبول کرنے سے انکار کرنا مجرموں کا قدیم شیوہ رہا ہے۔ اس کا انجام یہ ہوا کہ وہ تباہ ہوئے اور حق کے خلاف چلنے کا برا نتیجہ انہوں نے دیکھ لیا۔

پھر فرمایا کہ یہ عذر جو تم پیش کر رہے ہو یہ دراصل کسی حقیقی علم پر مبنی نہیں ہے بلکہ محض گمان اور تخمینہ ہے۔ تم نے محض مشیت کا لفظ کہیں سے سن لیا اور اس پر قیاسات کی ایک عمارت کھڑی کر لی۔ تم نے یہ سمجھا ہی نہیں کہ انسان کے حق میں فی الواقع اللہ کی مشیت کیا ہے۔ تم مشیت کے معنی یہ سمجھ رہے ہو کہ چور اگر مشیت الٰہی کے تحت چوری کر رہا ہے تو وہ مجرم نہیں ہے۔ حالانکہ دراصل انسان کے حق میں اللہ کی مشیت یہ ہے کہ وہ شکر اور کفر‘ ہدایت اور گمراہی‘ اطاعت اور نافرمانی میں سے جو راہ بھی اپنے لیے منتخب کرے گا‘ اللہ تعالیٰ وہی راہ اس کے لیے کھول دے گا۔ پھر غلط یا صحیح‘ جو کام بھی انسان کرنا چاہے گا‘ اللہ تعالیٰ اپنی عالمگیر مصلحتوں کا لحاظ کرتے ہوئے جس حد تک مناسب سمجھے گا‘ اسے اس کام کی اجازت اور توفیق بخش دے گا۔ لہٰذا اگر تم نے اور تمہارے باپ دادا نے مشیتِ الٰہی کے تحت شرک کرنے اور حلال کو حرام کرنے کا جرم کیا تو اس کے یہ معنی ہرگز نہیں ہیں کہ تم اپنے اعمال کے ذمہ دار اور جواب دہ نہیں ہو۔ اپنے غلط انتخابِ راہ کے ذمہ دار تو تم خود ہو۔ (تفہیم القرآن)

داعئ قرآن ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ کی فکر انگیز تالیفات

سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں اسلامی انقلاب
کے مراحل و مدارج اور لوازم

منہجِ انقلابِ نبوی ﷺ

مجلد 400 روپے، غیر مجلد 200 روپے

سیرت مطہرہ کے دل پذیر موضوع پر ڈاکٹر صاحب
کی زندگی کے آخری خطابات کا مجموعہ

سیرتِ خیرُ الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام

صفحات 240، قیمت 180 روپے